ہفتہ وار رسالہ: 336
WEEKLY BOOKLET:336

امام احمد رضا درِ خواجہ پر

صفحات 21

بریلی شریف سے اجمیر شریف 04
خواجہ صاحب کا اِختیار 10
مزارِ خواجہ پر اعلیٰ حضرت کا سوئم 14
خواجہ صاحب سے خاندانِ رضا کی محبت 17

پیشکش:
المدینۃ العلمیۃ (دعوتِ اسلامی)
Islamic Research Center

5 رجب المرجب 1441ھ مطابق 29 فروری 2020ء بروز ہفتہ مدنی مذاکرے سے قبل شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ نے دعوتِ اسلامی کے عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ میں "اعلیٰ حضرت درِ خواجہ پر" کے موضوع پر بیان فرمایا جس کی مدد سے یہ رسالہ نئے مواد کے کافی اضافے کے ساتھ مرتب کیا گیا ہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖن ط
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

پہلے اِسے پڑھیں

اللہ پاک نے لوگوں کی ہدایت کے لئے انبیائے کرام علیہمُ السّلام کو بھیجا جو لوگوں کو صراطِ مُستقیم (یعنی سیدھا راستہ) دِکھاتے رہے، خاتَمُ النّبِیّٖن (آخری نبی) صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے تشریف لانے کے بعد دروازۂ نبوت بند ہو گیا، صحابۂ کرام علیہمُ الرّضوان، تابعین پھر تبعِ تابعین کے بعد اولیائے کرام رحمۃُ اللہِ علیہم نے دنیا بھر میں دینِ اسلام کا پیغام عام فرمایا۔ کہیں حضور غوثِ اعظم شیخ عبدُ القادر جیلانی رحمۃُ اللہِ علیہ کی برکتوں سے اسلام پھیلا تو کہیں حضور داتا علی ہجویری رحمۃُ اللہِ علیہ کے ذریعے قرآن و سنّت کی تعلیمات عام ہوئیں، کہیں سُلطانُ الہند حضور خواجہ غریب نواز رحمۃُ اللہِ علیہ کے ذریعے گمراہوں کو راہِ ہدایت ملی اور کہیں امامِ اہلِ سنّت، امام احمد رضا خان رحمۃُ اللہِ علیہ نے قرآن و سنّت کی اِشاعت فرمائی۔ ہند کے بے تاج بادشاہ، خواجہ غریب نواز حسن سِجزِی رحمۃُ اللہِ علیہ برِّصغیر کے مشہور و معروف بزرگ ہیں، اَلحمدُ لِلّٰہ! یہ کتاب اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہِ علیہ کی خواجہ غریب نواز رحمۃُ اللہِ علیہ کی بارگاہ میں حاضریوں اور آپ کے ساتھ عقیدت و محبت بھرے واقعات اور اقوال کا مجموعہ ہے۔ امیرِ اہلِ سنّت حضرتِ علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری دامت بَرَکاتُہُم العالیہ نے چند سال قبل اس موضوع پر بیان فرمایا، اُسے مزید اضافے اور تبدیلی کے ساتھ پیش کیا جارہا ہے۔ اللہ کریم! ہمیں اولیائے کرام رحمۃُ اللہِ علیہم کی سچی محبت اور غلامی نصیب فرمائے اور قیامت میں ہمیں اِن کے غلاموں میں اُٹھائے۔ اٰمین بِجاہِ خاتَمِ النَّبِیّٖن صلّی اللہُ علیہِ واٰلہٖ وسلّم

ابو محمد طاہر عطاری عُفی عنہ

شعبہ ہفتہ وار رسالہ مطالعہ (اسلامک رِیسرچ سینٹر)

www.dawateislami.net

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖن ط
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

امام احمد رضا دَرِ خواجہ پر

دُعائے عطّار: یااللہ پاک! جو کوئی 21 صفحات کا رسالہ ''امام احمد رضا دَرِ خواجہ پر'' پڑھ یا سُن لے اُسے اپنے ولیوں کا ادب نصیب فرما اور ان کی تعلیمات پر عمل کی توفیق دے اور اسے اس کے ماں باپ سمیت بے حساب بخش دے۔ اٰمین بِجاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم

دُرودِ پاک کی فضیلت

صحابیِ رسول، حضرتِ عبدُ اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: جب تم اللہ پاک سے دعا مانگو تو اپنی دعا میں نبیِ پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم پر درود پڑھو کیونکہ حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم پر دُرودِ پاک تو مقبول ہی مقبول ہے اور اللہ پاک اس سے بڑھ کر کریم ہے کہ بعض کو قبول کرے اور بعض کو رَد کر دے۔ (القول البدیع، ص420)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

کرامتِ خواجہ بزبانِ امام احمد رضا

اعلیٰ حضرت، امام احمد رضا خان رحمۃُ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرتِ سلطانُ الہند خواجہ غریب نواز رحمۃُ اللہِ علیہ کے مزار سے بہت فیوض و بَرَکات حاصل ہوتے ہیں، مولانا بَرَکات احمد صاحب مرحوم جو میرے پیر بھائی اور میرے والدِ ماجِد رحمۃُ اللہِ علیہ کے شاگرد تھے، اُنہوں نے مجھ سے بیان کیا کہ میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا کہ ایک غیر مسلم جس کے سر سے پیر تک پھوڑے تھے، اللہ ہی جانتا ہے کہ کس قَدر تھے، ٹھیک دوپہر کو آتا اور دَربار شریف کے سامنے گرم کنکروں اور پتھروں پر لوٹتا اور کہتا: کھواجہ اَگن لگی ہے (یعنی

اے خواجہ! جَلن مچی ہے، بدن میں آگ لگ رہی ہے)۔ تیسرے روز میں نے دیکھا کہ بالکل اَچھا ہوگیا ہے۔(ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت، ص384، ملخصًا) برادرِ اعلیٰ حضرت مولانا حَسَن رَضا خان رحمۃُ اللہِ علیہ بارگاہِ خواجہ غریب نواز میں عَرض کرتے ہیں:

پھر مجھے اپنا درِ پاک دِکھا دے پیارے آنکھیں پُر نور ہوں پھر دیکھ کے جلوہ تیرا

(ذوقِ نعت، ص28)

مجھے اجمیر شریف حاضری دینی ہے

بُرہانِ ملّت، حضرتِ مفتی محمد عبدُ الباقی رَضوی جَبَل پوری رحمۃُ اللہِ علیہ کے والدِ محترم حضرتِ مولانا عبدُ السّلام جَبَل پوری رحمۃُ اللہِ علیہ نے سیدی و مرشدی، اعلیٰ حضرت، امامِ اہلِ سنّت مولانا امام احمد رضا خان رحمۃُ اللہِ علیہ کو 1905ء میں دوسرے سفرِ حج سے واپسی پر بمبئی میں جَبَل پور (شہر تشریف لانے) کی دعوت پیش کی تو میرے آقا، اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہِ علیہ نے فرمایا: ”اَبھی مجھے اَجمیر شریف حاضری دینی ہے“، اَجمیر شریف حاضری دیتا ہوا بریلی جاؤں گا۔ اِن شاءاللہ پھر کبھی جبل پور آؤں گا۔ (اکرام امام احمد رضا، ص78، 82)

عُرسِ خواجہ پر بیان

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃُ اللہِ علیہ کو خواجۂ خواجگان، سُلطانُ الہند، حضرتِ خواجہ غریب نواز رحمۃُ اللہِ علیہ سے بے حد عقیدت تھی، آپ نے خواجہ غریب نواز رحمۃُ اللہِ علیہ کی بارگاہ میں حاضری بھی دی ہے بلکہ قابلِ اعتماد تاریخی کتابوں سے یہ ثابت ہے کہ

بیانِ رضا کی کشش

سُلطانُ الہند خواجہ غریب نواز رحمۃُ اللہِ علیہ کے مزارِ پُر انوار پر عُرس میں اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہِ علیہ کا بیان ہوا کرتا تھا اور اِس بیان کا اہتمام خود مزار شریف کے ”دیوان صاحب (یعنی

مُشیر صاحب)'' کیا کرتے تھے، اِس بیان کو سُننے کے لئے دُور دُور سے بڑی خَلقت (یعنی عوام) اور علمائے کرام بلکہ بعض دفعہ دَکّن کے حکمران بھی آتے تھے۔ (معارفِ رضا سالنامہ 1983، ص 157)

بریلی شریف سے اجمیر شریف

اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہِ علیہ کی مُبارک زندگی کے آخری دِنوں ''اجمیر شریف کے سفر'' کا ایک اَور ایمان افروز واقعہ علامہ نور احمد قادری، اپنے دادا، مریدِ اعلیٰ حضرت، حاجی عبدُ النّبی قادری رضوی رحمۃُ اللہِ علیہ کی زبانی بیان کرتے ہیں۔

اِس مرتبہ جب اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہِ علیہ بریلی شریف سے اجمیر شریف عرسِ غریب نواز رحمۃُ اللہِ علیہ میں حاضری کے لیے جانے لگے تو آپ کے ساتھ دس گیارہ مُریدین بھی تھے: ایک داداجان (حاجی عبدُ النّبی قادری رضوی رحمۃُ اللہِ علیہ) کے استادِ محترم مولانا شاہ عبدُ الرّحمٰن قادری جے پوری (اعلیٰ حضرت کے شاگرد اور خلیفہ) اور دوسرے خود داداجان محترم حاجی عبدُ النّبی قادری رحمۃُ اللہِ علیہ سمیت کچھ اور حضرات تھے۔

دہلی سے اجمیر شریف تک جانے کے لیے ''بی بی اینڈ سی آئی آر'' ریل چلا کرتی تھی، جب یہ ریل گاڑی ''پُھلیرہ اسٹیشن'' پر پہنچتی، تو قریب قریب مغرب کا وقت ہو جاتا تھا ''پھلیرہ'' اُس دَور کا بہت بڑا ریلوے اسٹیشن ہوا کرتا تھا، جہاں سانبھَر، جودھ پور اور بِیکانیر سے آنے والی گاڑیوں کا بھی کراس ہوا کرتا تھا۔ ان تمام دوسری لائنوں سے آنے والے مسافر اجمیر شریف جانے کے لیے اِسی میل گاڑی (ٹرین) کو پکڑتے تھے، اس لیے یہ میل گاڑی پھلیرہ اسٹیشن پر تقریباً چالیس منٹ ٹھہرا کرتی تھی، میں نے خود اجمیر شریف حاضری دینے کے لیے اسی گاڑی سے کئی بار سفر کیا اور پھلیرہ اسٹیشن کا حال دیکھا ہے۔

www.dawateislami.net

ٹرین جب رُکی

بَہَرحال! جب اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہِ علیہ سفر کر رہے تھے تو پھلیرہ اسٹیشن پر پہنچتے ہی مغرب کی نماز کا وقت ہو گیا، اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہِ علیہ نے اپنے مریدین سے فرمایا: نمازِ مغرب کے لیے جماعت پلیٹ فارم پر ہی کر لی جائے، چنانچہ چادریں بچھا دی گئیں اور لوگوں میں سے جن کا وضو نہ تھا انہوں نے وضو کر لیا، اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہِ علیہ اکثر باوضو رہتے تھے، آپ نے فرمایا: میرا وضو ہے اور امامت کے لیے آگے بڑھے پھر فرمایا کہ آپ سب لوگ پورے اطمینان کے ساتھ نماز ادا کریں، اِن شاءَ اللہ گاڑی ہرگز اُس وقت تک نہ جائے گی جب تک ہم لوگ نماز پورے طور سے ادا نہیں کر لیتے۔

ٹرین چل نہ سکی

یہ فرما کر اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہِ علیہ نے امامت کرتے ہوئے نماز پڑھنا شروع کر دی۔ مغرب کے فرض کی جب ایک رکعت ختم کر چکے، تو ایک دم گاڑی نے وِہسل (Whistle) دے دی، پلیٹ فارم پر دیگر بکھرے ہوئے مسافر تیزی کے ساتھ اپنی اپنی سیٹوں پر گاڑی میں سوار ہو گئے۔ مگر آپ کے پیچھے نمازیوں کی یہ جماعت پورے اِستِغراق (یعنی خشوع وخضوع) کے ساتھ نماز میں برابر مشغول رہی، دوسری رکعت مغرب کے فرض کی ہو رہی تھی کہ گاڑی نے اب آخری وِہسل بھی دے دی، مگر ہوا کیا کہ ریل کا انجن آگے کو نہ سَرَکتا تھا۔ میل (Mail) گاڑی تھی، کوئی معمولی پسنجر گاڑی نہ تھی، اس لیے ڈرائیور اور گارڈ سب پریشان ہو گئے کہ آخر یہ ہوا کیا کہ گاڑی آگے نہیں جاتی! کسی کی سمجھ میں نہیں آیا، انجن کو ٹیسٹ کرنے کے لیے ڈرائیور نے گاڑی کو پیچھے کی طرف دھکیلا تو گاڑی پیچھے کی سمت چلنے لگی، مگر جب انجن کو آگے کی طرف دھکیلتا تو انجن رُک جاتا۔

www.dawateislami.net

اِتنے میں اسٹیشن ماسٹر جو انگریز تھا، اپنے کمرے سے نکل کر پلیٹ فارم پر آیا اور اس نے ڈرائیور سے کہا کہ انجن کو گاڑی سے کاٹ کر (یعنی جُدا کرکے) دیکھو، چلتا ہے یا نہیں، اُس نے ایسا ہی کیا تو اچھی طرح پوری رفتار سے چلا مگر جب ریل کے ڈبوں کے ساتھ جوڑ کر اُسی انجن کو چلایا تو وہ پھر جام ہو گیا اور ایک اِنچ بھی آگے کو نہ چلا، ریل کا ڈرائیور اور سب لوگ بڑے حیران و پریشان کہ آخر یہ ماجرا (یعنی واقعہ) کیا ہے کہ انجن ریل کے ساتھ جڑ کر آگے کو نہیں جاتا۔

ولیِ کامل کی برکت

اسٹیشن ماسٹر نے گارڈ سے، جو نمازیوں کے قریب ہی کھڑا تھا پوچھا کہ یہ کیا بات ہے کہ انجن الگ کرو تو چلنے لگتا ہے اور ڈبوں کے ساتھ جوڑو تو بالکل پٹڑی پر جام ہو کر رہ جاتا ہے! وہ گارڈ مسلمان تھا، اس کے ذہن میں بات آگئی، اس نے اسٹیشن ماسٹر کو بتایا کہ سمجھ میں یہ آتا ہے کہ یہ بزرگ جو نماز پڑھا رہے ہیں، بہت بڑے ولیُّ اللہ ہیں، یقیناً اس کے علاوہ اور کوئی وجہ نہیں۔

اب جب تک یہ بزرگ اور ان کی جماعت نماز ادا نہیں کرلیتے، یہ گاڑی مُشکل ہے کہ چلے، یہ اللہ پاک کی طرف سے ان ولیُّ اللہ کی کرامت معلوم ہوتی ہے، بس اب ان کے نماز ادا کرنے تک تو انتظار ہی کرنا پڑے گا۔ اسٹیشن ماسٹر کو یہ بات سمجھ میں آگئی اور وہ کہنے لگا کہ بِلاشُبہ یہی بات معلوم ہوتی ہے، چنانچہ وہ نمازیوں کی جماعت کے قریب آکر کھڑا ہو گیا اور نماز میں اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہِ علیہ اور ان کے مُریدین کے اِستِغراق اور خشوع و خضوع کا یہ رُوح پَرور منظر دیکھ کر بے حد متأثر ہوا، انگریزی اُس کی مادری زبان تھی، مگر وہ اُردو اور فارسی کا بھی ماہر تھا اور بے تکلُّف اُردو میں کلام کرتا تھا، گارڈ کے ساتھ اس کی یہ ساری گفتگو اُردو ہی میں تھی۔

سچا مسلمان نماز قضا نہیں کرسکتا

اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہِ علیہ نے سلام پھیرا اور باآوازِ بلند دُرود شریف پڑھ کر دُعا مانگنے میں مصروف ہوگئے، جب دُعا سے فارغ ہوئے تو آگے بڑھ کر نہایت اَدب کے ساتھ اسٹیشن ماسٹر (انگریز) نے اُردو ہی میں عرض کی: حضرت! ذرا جلدی فرمائیں! یہ گاڑی آپ ہی کی مصروفیتِ عبادت کے سبب چل نہیں رہی۔

اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہِ علیہ نے فرمایا: یہ نماز کا وقت ہے، کوئی بھی سچا مسلمان نماز قضا نہیں کرسکتا، نماز ہر مسلمان پر فرض ہے، فرض کو کیسے چھوڑا جائے؟ اسٹیشن ماسٹر پر اسلام کی روحانی ہیبت طاری ہوگئی، اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہِ علیہ اور ان کے مُریدین نے سکون کے ساتھ جب نماز پورے طور پر ادا کرلی اور دعا مانگ کر فارغ ہوئے تو اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہِ علیہ نے پاس ہی کھڑے ہوئے انگریز اسٹیشن ماسٹر سے فرمایا: اِن شاءَ اللہ اب گاڑی چلے گی، ہم سب لوگ نماز سے فارغ ہوگئے ہیں۔ یہ فرمایا اور اپنے سب ہمراہیوں کے ساتھ گاڑی میں بیٹھ گئے، گاڑی نے سیٹی دی اور چلنے لگی، اسٹیشن ماسٹر نے اپنے اَنداز میں سلام کیا اور آداب بجالایا مگر اس کرامت کا اُس کے ذہن اور دل پر بڑا گہرا اثر پڑا۔

انگریز کے دِل میں ہلچل

اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہِ علیہ تو اجمیر شریف روانہ ہوگئے مگر اسٹیشن ماسٹر سوچ میں پڑ گیا، رات بھر وہ اِسی غور و فکر میں رہا، اُس کو نیند نہ آئی، صبح ہوئی، تو چارج اپنے ڈپٹی کے حوالے کرکے اپنے خاندان کے افراد کے ساتھ حاضری کے لیے اجمیر شریف کی جانب چل پڑا، تاکہ وہاں درگاہِ خواجہ غریب نواز رحمۃُ اللہِ علیہ پر حاضر ہوکر اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہِ علیہ کے دستِ مُبارک (یعنی ہاتھ مبارک) پر اسلام قبول کرے۔

www.dawateislami.net

انگریز مسلمان ہو گیا

جب اجمیر شریف پہنچا تو دیکھا کہ دربار شریف کی شاہجہانی مسجد میں اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہِ علیہ کا ایمان اَفروز وَعْظ (یعنی بیان) ہورہا ہے، وہ وَعْظ میں شریک ہوا اور جب وعظ ختم ہوا تو قریب پہنچ کر اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہِ علیہ کے ہاتھ چوم لیے اور عرض کی: جب سے آپ پھلیرہ اسٹیشن سے اِدھر روانہ ہوئے ہیں میں اِس قدر بے چین ہوں کہ مجھے سکون نہیں آتا۔ آخر اپنے خاندان کے افراد کے ہمراہ یہاں حاضر ہو گیا ہوں اور اب آپ کے دستِ مبارک (یعنی ہاتھ مبارک) پر اسلام قبول کرنا چاہتا ہوں، آپ کی یہ کرامت دیکھ کر مجھے اسلام کی صداقت (یعنی سچائی) کا یقینِ کامل ہو گیا ہے اور مجھے پتہ چل گیا ہے کہ بس اسلام ہی اللہ پاک کا سچا دین ہے۔

غوثِ پاک رحمۃُ اللہِ علیہ سے محبتِ اعلیٰ حضرت

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃُ اللہِ علیہ نے ہزارہا زائرینِ دربارِ خواجہ غریب نواز کے سامنے اُس انگریز جس کا نام رابرٹ (Robert) تھا اور اس کے خاندان کے 9 افراد کو کلمہ پڑھا کر مسلمان کیا اور اُس کا اسلامی نام غوث پاک کے نام پر ''عبدُ القادر'' رکھا۔ آپ نے اس کو مسلمان کرنے کے بعد سلسلۂ قادریہ میں اپنا مرید بھی کیا اور یہ ہدایت فرمائی کہ

اعلیٰ حضرت کی نصیحت

''ہمیشہ اتباعِ سنّت کا خیال رکھنا (یعنی سنّتوں پر عمل کرنا)، نماز کسی وقت نہ چھوڑنا، نماز، روزے کی پابندی بہت ضروری ہے اور جب موقع ملے توحج پہ بھی ضرور جانا اور زکوٰۃ ادا کرنا اور ہمیشہ خدمتِ دین کا خیال رکھنا، اَب اپنے وطن بھی جب جاؤ تو وہاں بھی دین کو پھیلانے کی خدمت انجام دینا، یہ بہت بڑی سعادت ہے۔ اَب خود بھی قرآن پاک کی تعلیم

www.dawateislami.net

حاصل کرو اور اپنے تمام خاندان کے افراد کو قرآنِ پاک کی تعلیم دلواؤ۔ پھر وہ نو مسلم انگریز قرآنِ کریم ختم کرنے کے بعد ہندوستان سے وطن واپس لوٹ گیا اور وہاں جاکر اسلام کی خدمت کے لیے وقف ہو گیا۔

(امام احمد رضا عظیم محسن عظیم کردار، ص 14 تا 17 ملخصًا، سالنامہ معارفِ رضا کراچی، ص 157 تا 161 ملخصًا مطبوعہ 1983)

اللہ پاک کی ان پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری بے حساب مغفرت ہو۔

اٰمین بِجاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلّی اللہُ علیہِ واٰلہٖ وسلّم

یا مُعینَ الدّین اجمیری! کرم کی بھیک دو　　از پئے غوث و رضا خواجہ پیا خواجہ پیا

(وسائلِ بخشش، ص 536)

جمعے میں بیان

(ایک بار) اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہِ علیہ کے اَجمیر شریف قیام کے دوران جمعہ کا دِن آگیا، اِعلان ہوا کہ مجدّدِ دِین وملّت اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہِ علیہ مزارِ خواجہ غریب نواز رحمۃُ اللہِ علیہ کے ساتھ واقع مسجد شاہجہانی میں جمعہ سے قبل خواجہ غریب نواز رحمۃُ اللہِ علیہ کی شانِ ولایت پر بیان فرمائیں گے، اُس جمعے کو کئی گھنٹے پہلے ہی نمازیوں کی آمد کا سلسلہ شروع ہو گیا، یہاں تک کہ مسجد اور آس پاس کی جگہ بھر گئی، میرے آقا اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہِ علیہ کا بیان شروع ہوا، بیان شریف ایسا ایمان اَفروز تھا کہ حاضرین جُھوم اُٹھے، پھر اِعلان ہوا کہ باقی بیان بعد نمازِ عشا اِسی مسجد میں ہو گا، لوگ خوش ہو گئے، پھر اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہِ علیہ نے بعدِ عشا بیان شروع فرمایا اور رات کافی دیر تک بیان ہوا۔

(سفر نامہ اعلیٰ حضرت، ص 190 ملتقطاً وملخصًا، ثنائے حضرتِ خواجہ بزبانِ امام احمد رضا، 2013ء، ص 7 ملتقطاً وملخصًا)

اللہ　اللہ　تبحُّرِ　عِلمی　اَب بھی باقی ہے خدمتِ قلمی

www.dawateislami.net

اہلِ سنّت کا ہے جو سرمایہ واہ کیا بات اعلیٰ حضرت کی
(وسائلِ بخشش، ص575)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

خواجہ صاحب کا اِختیار

اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: بھاگل پور (ہند کے ایک شہر) سے ایک صاحب ہر سال اجمیر شریف جاتے تھے۔ ایک ایسا مالدار شخص جو اولیائے کرام رحمۃُ اللہِ علیہم کی ولایت و اختیارات کو نہیں مانتا تھا۔ اُس نے اُن صاحب سے کہا: میاں ہر سال کہاں جایا کرتے ہو؟ بے کار اتنا روپیہ صَرف (یعنی ضائع) کرتے ہو، انہوں نے کہا: چلو! اور انصاف کی آنکھ سے دیکھو! پھر تم کو اختیار ہے۔ خیر! ایک سال وہ شخص ساتھ آیا، دیکھا کہ ایک فقیر سونٹا (ڈنڈا) لیے روضہ شریف پر یہ صدا (یعنی آواز) لگا رہا ہے: ”خواجہ پانچ روپے لوں گا اور ایک گھنٹے کے اندر لوں گا اور ایک ہی شخص سے لوں گا۔“ جب اس بدعقیدہ شخص کو خیال ہوا کہ اب بہت وقت گزر گیا، ایک گھنٹہ ہو گیا ہو گا اور اب تک اسے کسی نے کچھ نہ دیا، جیب سے پانچ روپے نکال کر اس کے ہاتھ پر رکھے اور کہا لو میاں! تم خواجہ سے مانگ رہے تھے۔ بھلا خواجہ کیا دیں گے؟ لو! ہم دیتے ہیں۔ فقیر نے وہ روپے جیب میں رکھے اور ایک چکر لگا کر زور سے کہا: ”خواجہ! تورے بَلْہاری جاؤں (یعنی آپ کے قربان جاؤں) دِلوائے بھی تو کس بدعقیدہ شخص سے“۔ (ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت، ص384، ملخصاً وبتغیر)

میں ہوں سائل میں ہوں منگتا یاخواجہ مِری جھولی بھر دو
ہاتھ بڑھا کر ڈال دو ٹکڑا یاخواجہ مِری جھولی بھر دو
جو بھی سائل آ جاتا ہے مَن کی مُرادیں پا جاتا ہے

میں نے بھی دامن ہے پسارا یاخواجہ مِری جھولی بھر دو

(وسائلِ بخشش، ص568)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

حضرت معینُ الدین ضرور غریب نواز ہیں

میرے آقا اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہِ علیہ سے سوال ہوا: حضرتِ خواجہ معین الدین سِجْزی رحمۃُ اللہِ علیہ کو غریب نواز کے لقب سے پکارنا جائز ہے یا نہیں؟ تو آپ نے ارشاد فرمایا: حضرتِ سلطانُ الہند معینُ الحق وَالدِّین ضرور غریب نواز (ہیں)۔ (فتاویٰ رضویہ 29/105 ماخوذاً)

خواب میں حاضری

میرے آقا اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہِ علیہ بیداری کے ساتھ ساتھ خواب میں بھی اَجمیر شریف حاضر ہوئے ہیں، چنانچہ آپ رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں:

ماہِ مبارک ربیعُ الآخر 1302ھ میں مَیں سُلطانُ المشائخ محبوبِ الٰہی رحمۃُ اللہِ علیہ کے مزار شریف پر حاضر ہوا، اِس سے دو سال پہلے میری سیدھی آنکھ میں کثرتِ مطالعہ (STUDY) کی وجہ سے کچھ ضُعف آگیا (یعنی کمزوری ہوگئی)، میں نے چالیس دِن تک ڈاکٹروں سے علاج کروایا مگر کچھ فائدہ نہ ہوا، پھر سُلطانُ المشائخ محبوبِ الٰہی رحمۃُ اللہِ علیہ کی تعریف میں چند اشعار لکھے، رات جب سویا تو خواب میں ایک خوبصورت مقام دیکھا، جس کے ایک طرف مسجد اور دوسری جانب مزار شریف تھا، جب قریب گیا تو تین قبریں نظر آئیں، قِبلے کی طرف خواجہ غریب نواز رحمۃُ اللہِ علیہ کی جبکہ اُس کے پیچھے حضرت شاہ برکت اللہ مارَہرَوِی رحمۃُ اللہِ علیہ کی قبر شریف تھی، تیسری قبر میں پہچان نہ سکا۔ میں خواجہ غریب نواز رحمۃُ اللہِ علیہ کے قدموں کی طرف بیٹھ گیا، کیا دیکھتا ہوں کہ قبر مبارک کھلی اور خواجہ غریب نواز رحمۃُ اللہِ علیہ

قبلے کی طرف چہرہ کرکے لیٹے ہوئے ہیں اور مُبارک آنکھیں کُھلی ہوئی ہیں، حُلیہ مبارک کچھ یوں کہ طاقتور اور دَراز قد، رَنگ سُرخ، آنکھیں کُشادہ اور داڑھی کے بال سیاہ ہیں، میں بے خود (یعنی اپنے آپ سے بے خبر) ہو کر دوڑا اور قبر شریف کُھلنے میں جو مٹی شریف باہر تشریف لائی تھی اُس کو چہرے اور آنکھ پر لگایا اور سورۃُ الْکَھْف کی تلاوت شروع کر دی، کسی نے منع کیا تو میں نے دِل میں کہا کہ میں خواجہ غریب نواز رحمۃُ اللہِ علیہ کے سامنے تلاوت کر رہا ہوں، یہ مجھے کیوں منع کر رہا ہے؟ اِتنے میں خواجہ غریب نواز رحمۃُ اللہِ علیہ مسکرانے لگے، گویا کہ مجھے اِشارہ فرما رہے ہیں: اُنہیں چھوڑو اور تم پڑھو! پھر مجھے یاد نہیں کہ آیت نمبر 10 یا 16 تک پہنچا اور میری آنکھ کُھل گئی، اللہ پاک کا کرم ہو گیا کہ اِدھر خواب دیکھا اُدھر آنکھ کے مَرض میں کافی فرق پڑ گیا، میں نے کہا یہ اُس مُبارک مٹی مَلنے کی برکت ہے اور حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃُ اللہِ علیہ کی یہ کرم نوازی سُلطانُ المشائخ محبوبِ الٰہی رحمۃُ اللہِ علیہ کی مَنْقَبَت کی بدولت حاصل ہوئی۔ (قصیدۂ اکسیرِ اعظم مع ترجمہ، ص110 تا 114 ملخصاً)

اللہ پاک کی ان پر رَحمت ہو اور اُن کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔

اٰمِین بِجاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلّی اللہُ علیہِ واٰلہٖ وسلّم

تجھ کو بغداد سے حاصل ہوئی وہ شانِ رَفیع　　　دَنگ رہ جاتے ہیں سب دیکھ کے رُتبہ تیرا

(ذوقِ نعت، ص28)

خلیفۂ اعلیٰ حضرت، سیّد حُسین علی اجمیری

خلیفۂ اعلیٰ حضرت سیّد حُسین علی اَجمیری رحمۃُ اللہِ علیہ کا سلسلۂ نسب خواجہ غریب نواز رحمۃُ اللہِ علیہ سے ہوتا ہوا مسلمانوں کے چوتھے خلیفہ، حضرتِ مولیٰ علی شیرِ خُدا رضی اللہُ عنہ سے جاملتا ہے۔ آپ کو خواجہ غریب نواز رحمۃُ اللہِ علیہ سے بے حد محبّت تھی اور مزارِ مبارک

کی خدمت کو اپنے لئے سعادت سمجھتے تھے بطورِ عاجزی فرماتے ہیں: ''ہم بُرے ہیں بھی تو غریب نواز خواجہ کے ہیں'' آپ نے خواجہ غریب نواز رحمۃُ اللہِ علیہ کی سیرتِ مُبارکہ پر ایک کتاب بنام **''دربارِ چشت اَجمیر''** لکھی، جس میں بارگاہِ خواجہ غریب نواز رحمۃُ اللہِ علیہ میں حاضری کے آداب لکھے ہیں۔ اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہِ علیہ آپ کی بڑی عزّت وتعظیم فرماتے تھے۔

(تجلیات خلفاءِ اعلیٰ حضرت، ص448 تا456 ملتقطاً وبتغیر)

آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی بارگاہ سے شہزادے کی بارگاہ میں

دربارِ غریب نواز رحمۃُ اللہِ علیہ میں اعلیٰ حضرت کی حاضری کا خوبصورت واقعہ خلیفۂ اعلیٰ حضرت سیّد حُسین علی اَجمیری بڑے پیارے انداز سے اپنی کتاب **''دربارِ چشت''** میں لکھتے ہیں:

میرے پیرو مُرشد، مُجَدّدِ دین وملّت، اعلیٰ حضرت، مولانا امام احمد رضا خاں صاحب رحمۃُ اللہِ علیہ بھی دوبار دربارِ خواجہ غریب نواز میں حاضر ہوئے ہیں۔ دوسری حاضری اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہِ علیہ کی خاص طور پر قابل ذکر ہے۔ آپ 1325ھ میں حج و زیارت کی سعادت حاصل کرکے جب ساحلِ ہندوستان پر اُترے تو مختلف شہروں سے آپ کے چاہنے والے بمبئی پہنچ گئے اور کئی جگہ سے پیغامات آئے کہ آپ ہمارے ہاں کرم فرمائیں! مگر آپ سیدھے خواجہ غریب نواز (رحمۃُ اللہِ علیہ) کے آستانے پر حاضر ہوئے۔ خواجۂ عالَم حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے دربار (مدینۂ پاک کی) حاضری کے بعد آپ نے ان کے شہزادے حضرت خواجۂ ہند کے دربار میں حاضری دی۔ یہ حاضری ایسی عقیدت و محبت والی تھی کہ ہم خُدّامِ آستانہ اور تمام مسلمانانِ اجمیر کے دلوں پر نقش ہوگئی۔ آج تک ہم خُدّام میں اس حاضری کے چرچے ہوتے ہیں۔ (دربارِ چشت، ص33 بتغیر وتسہیل)

مزارِ خواجہ پر اعلیٰ حضرت کا سوئم

اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہِ علیہ اپنے خلیفہ، حضرت سیّد حُسین علی اَجمیری رحمۃُ اللہِ علیہ کو بارگاہِ خواجہ غریب نواز رحمۃُ اللہِ علیہ میں حاضری کے وقت اپنا وکیلِ دُعا گو (یعنی دُعا کرنے والا) بناتے اور دو بار آپ کے گھر (اَجمیر شریف) میں قیام بھی فرمایا۔ اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہِ علیہ کے اِنتقال پر آپ رحمۃُ اللہِ علیہ نے ہی سوئم کا اِنتِظام آستانۂ عالیہ خواجۂ خواجگاں خواجہ غریب نواز رحمۃُ اللہِ علیہ پر بڑے پیمانے پر بعدِ فجر کیا، جس میں بہت ختمِ قُرآن ہوئے اور آخر میں لنگر بھی تقسیم ہوا۔ عُرسِ اعلیٰ حضرت کے موقع پر حضرت سیّد حُسین علی اَجمیری رحمۃُ اللہِ علیہ اَجمیر شریف سے قافلے کی صورت میں (بریلی شریف مزارِ مُبارک پر چڑھانے کیلئے) چادر لاتے۔

سیِّدی اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہِ علیہ نے آپ کو سلسلۂ چشتیہ میں اپنی خلافت سے بھی نوازا۔ آپ رحمۃُ اللہِ علیہ کا مزار شریف اَجمیر شریف میں "اَناساگر گھاٹی" پر ہے۔

(تجلیاتِ خلفاءِ اعلیٰ حضرت، ص456 تا 462 ملتقطاً وبتغیر)

دربارِ خواجہ کے خُدّام غمزَدہ

اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہِ علیہ کا جب اِنتقال ہوا تو ملک کے مختلف شہروں کی طرح اَجمیر شریف میں بھی اِہتمام کے ساتھ آپ کی فاتحہ یعنی سوئم کی تقریبات ہوئیں، آپ کے وصال سے دربارِ خواجہ غریب نواز رحمۃُ اللہِ علیہ کے خُدّام و مُرِیدین کو بے پناہ رنج و ملال ہوا۔

(تجلیاتِ خلفاءِ اعلیٰ حضرت، ص458، 459 ملخصاً)

اللہُ غنی! شانِ ولی! راج دلوں پر دُنیا سے چلے جائیں حُکومت نہیں جاتی

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

مزارِ خواجہ پر دُعا قبول ہوتی ہے

والدِ اعلیٰ حضرت، حضرتِ علامہ مولانا مُفتی نَقی علی خان رحمۃُ اللہِ علیہ اپنی کتاب

www.dawateislami.net

”اَحْسَنُ الْوِعَاءِلِآدَابِ الدُّعَاءِ“جس کو مکتبۃُ المدینہ نے ”فضائلِ دُعا“ کے نام سے پرنٹ کیا ہے اِس کتاب کی شرح خود سرکارِ اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللهِ علیہ نے کی ہے اور کئی مقامات پر اِضافے بھی فرمائے ہیں، چنانچہ اِس کتاب کے صفحہ نمبر 128 پر ”باب اَمکِنۂ اِجابَت (یعنی دُعا قبول ہونے کے مقامات)“میں سے مقام نمبر 39 پر اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللهِ علیہ نے تحریر فرمایا کہ مَرقدِ مُبارک حضرت خواجہ غریب نواز مُعِیْنُ الْحَقِّ وَالدِّیْن چشتی رحمۃُ اللهِ علیہ، (یعنی خواجہ غریبِ نواز رحمۃُ اللهِ علیہ کے مَزار پر دُعا قبول ہوتی ہے۔)(فضائل دعا، ص138 ماخوذاً)

اجمیر شریف

اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللهِ علیہ سے اجمیر شریف کے بارے میں ایک سوال ہوا، جس کے جواب میں آپ نے بہت خوبصورت بات ارشاد فرمائی:

اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللهِ علیہ فرماتے ہیں: ”اَجمیر شریف“ کے نامِ پاک کے ساتھ (جان بوجھ کر عادتاً) لفظ ”شریف“ نہ لکھنا اگر اِس وجہ سے ہے کہ خواجہ غریب نواز رحمۃُ اللهِ علیہ کے اِس شہرِ مبارک میں آنے، زندگی مبارک گُزارنے اور مزار شریف کو عظمت و بَرَکت کی جگہ نہیں مانتا تو گمراہ (یعنی راہِ حق سے بھٹکا ہوا) بلکہ عَدُوُّ الله (یعنی اللہ پاک کا دُشمن) ہے۔

بخاری شریف کی حدیثِ پاک میں ہے رَسولُ اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم فرماتے ہیں: اللہ پاک فرماتا ہے: جس نے میرے کسی دوست سے دُشمنی کی اُس کے خلاف میرا اِعلانِ جنگ ہے۔ (بخاری،4/248، حدیث:6502) اور خواجۂ خواجگان رحمۃُ اللهِ علیہ کا غلام بننے سے اِنکار کرنے کی وجہ اگر تکبُّر کرنا ہے تو وہی گمراہ (یعنی راہِ حق سے بھٹکا ہوا ہے) اور پچھلی حدیث کے حکم کے مطابق عَدُوُّ الله (یعنی اللہ پاک کا دُشمن) ہے اور اُس کا ٹھکانا جہنّم، اللہ پاک قرآنِ کریم میں اِرشاد فرماتا ہے:

اَلَیۡسَ فِیۡ جَہَنَّمَ مَثۡوًی لِّلۡمُتَکَبِّرِیۡنَ ﴿۶۰﴾ (پ24،الزمر:60)

ترجمہ کنزالایمان: کیا مغرور کا ٹھکانا جہنم میں نہیں۔

(فتاوٰی رضویہ،15/265ملخصًا)

اپنی مَنزل سے کبھی بھی وہ بھٹک سکتا نہیں
جس کے تم ہو رہنُما خواجہ پیا خواجہ پیا

ایک ذرّہ ہو عطا عطّاؔر کے ہو جائیگا
خواجہ! گھر بھر کا بھلا خواجہ پیا خواجہ پیا

(وسائلِ بخشش،538،539)

صَلُّوا عَلَی الۡحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

عربی شَجَرہ بشکلِ سند میں القاباتِ غریب نواز

میرے آقا اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہِ علیہ نے سلسلۂ قادریہ چشتیہ نظامیہ بَرَکاتیہ کا شجرہ سندِ حدیث کی صورت میں تحریر فرمایا اور اس میں خواجہ غریب نواز رحمۃُ اللہِ علیہ کو 5 القابات سے یاد فرمایا: ﴿1﴾ اَلسَّیِّدُ الۡاَجَل (یعنی وقت کے بہت بڑے امام) ﴿2﴾ سُلطانُ الہند (ہندوستان کے بادشاہ) ﴿3﴾ حِبیۡبُ اللہ (یعنی اللہ پاک کے پیارے بندے) ﴿4﴾ وارِثُ النَّبی (یعنی نبی کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے وارث) ﴿5﴾ مُعِینُ الدِّین (یعنی دین کی مدد فرمانے والے) اَلۡجُشۡتی، اَلسِّجۡزِی، اَلۡاَجمیری رضی اللہُ عنہ۔ (تاریخ وشرح شجرہ قادریہ برکاتیہ رضویہ، ص119)

خواجۂ خواجگان غریب نواز، غریب نواز
قبلۂ عارفاں! غریب نواز، غریب نواز

سیِّدِ زاہِداں! غریب نواز، غریب نواز
زینتِ عارِفاں! غریب نواز، غریب نواز

مُرشدِ ناقِصاں! غریب نواز، غریب نواز
رہبرِ کامِلاں! غریب نواز، غریب نواز

ہادیِ گُمرہاں! غریب نواز، غریب نواز
مُصلِحِ عاصِیاں! غریب نواز، غریب نواز

حامیٔ بے کَساں ! غریب نواز، غریب نواز
ہیں کسِ بے کساں! غریب نواز، غریب نواز

www.dawateislami.net

اے شہِ صالِحاں! غریب نواز، غریب نواز ہم پہ ہوں مہرباں! غریب نواز، غریب نواز

(وسائلِ فردوس، ص62)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيب ❀❀❀ صَلَّى اللهُ علٰى مُحَمَّد

صدرُ الشَّرِیعَہ اجمیر شریف میں صَدرُ المُدرِّس

خلیفۂ اعلیٰ حضرت، حضرتِ علامہ مولانا مُفتی محمد امجد علی اعظمی رحمۃُ اللہِ علیہ دربارِ خواجہ غریب نواز رحمۃُ اللہِ علیہ میں حاضر ہوکر 1925ء سے 1933ء تک کم و بیش 8 سال دَارُ العلوم مُعِیْنِیہ عُثمانیہ میں صَدرُ المُدَرِّسین (یعنی سب سے بڑے اُستاذ) کی حیثیت سے علمِ دین کی تدریس (Teaching) فرماتے رہے۔ (سیرتِ صدرالشریعہ، ص48)

خواجہ صاحب سے خاندانِ رضا کی مَحبّت

اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہِ علیہ کے انتقال شریف کے بعد آپ کے شہزادگان حجۃُ الْاِسلام مولانا شاہ حامد رضا خان رحمۃُ اللہِ علیہ اور حضور مفتیِ اعظم ہند مولانا مُصطفٰے رضا خان رحمۃُ اللہِ علیہ ہر سال خواجہ غریب نواز رحمۃُ اللہِ علیہ کے قُل (عُرس) کے موقع پر باقاعدگی سے حاضر ہوتے تھے، آپ ملک کے کسی حصہ میں ہوں مگر 6 رجب کو آپ کی حاضری اجمیر شریف میں ضرور بِالضّرور ہوتی تھی۔ (خواجہ غریب نواز اور ایک غلط فہمی کا ازالہ، ص7 ماخوذاً)

غریب نواز کا باغ

خلیفۂ اعلیٰ حضرت صدرُ الْاَفاضِل حضرت مولانا نعیمُ الدّین مُراد آبادی رحمۃُ اللہِ علیہ نے خواجہ غریب نواز رحمۃُ اللہِ علیہ کی سیرت پر باقاعدہ ایک کتاب بنام ”گُلبُنِ غریب نواز“ لکھی ہے۔ (تذکرۃ الافاضل، ص20)

www.dawateislami.net

بارگاہِ غریب نواز میں ایک اور خلیفۂ اعلیٰ حضرت

اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہِ علیہ کے ایک اور خلیفہ شَیخُ الْاَصْفِیا سیّد غلام علی اَجمیری رحمۃُ اللہِ علیہ نے اپنی ساری زندگی سُلطانُ الہند خواجہ مُعِینُ الدّین چشتی رحمۃُ اللہِ علیہ کی تعلیمات کو عام کرنے میں گزاری، یہاں تک کہ آپ کا مَزار شریف بھی خواجہ غریب نواز رحمۃُ اللہِ علیہ کے مَزار شریف سے مُتَّصِل (یعنی ساتھ والے) قبرستان میں ہے، اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہِ علیہ اِس وجہ سے آپ سے بہت محبّت فرمایا کرتے کہ آپ خواجہ غریب نواز رحمۃُ اللہِ علیہ کے مَزار شریف کے خادم تھے۔ (تجلیات خلفاء اعلیٰ حضرت ص 471)

خلافتِ اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہِ علیہ

اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہِ علیہ نے اپنی مُبارک زندگی کے آخری دنوں میں 13 جُمادَی الْآخِرۃ 1338 ہجری بروز جمعۃُ المبارک سیّد غلام علی اَجمیری رحمۃُ اللہِ علیہ کو اپنی خِلافت سے نوازا۔[1] (تجلیات خلفائے اعلیٰ حضرت، ص 472)

سلسلہ چشتیہ نِظامیہ برکاتیہ

پروفیسر مجیدُ اللہ قادری صاحب لکھتے ہیں: تلمیذ، مُرید و خلیفۂ مجاز مفتی اعظم ہند، حضرت علامہ مولانا عبدُ الہادی قادری رضوی نوری دَامَ ظِلُّہٗ سے امام احمد رضا خان رحمۃُ اللہِ علیہ کے لکھے ہوئے شجروں پر گفتگو ہو رہی تھی، اس پر انہوں نے بتایا کہ اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہِ علیہ کو مارَہرہ شریف سے جن 13 سلاسِل میں خلافت و اجازت تھی اس میں ایک سلسلہ ”چشتیہ نظامیہ برکاتیہ“ بھی ہے اور اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہِ علیہ نے اس سلسلے میں کچھ لوگوں کو بیعت بھی کیا تھا اور ان کی خواہش پر اردو مَنظوم شَجَرہ سلسلہ چشتیہ نظامیہ برکاتیہ بھی تصنیف فرمایا

1 ... اجازت وخلافت کی تحریر کا عکس کتاب آخر میں دیکھیے۔

تھا۔ بارگاہِ الٰہی میں خواجہ غریب نواز رحمۃُ اللہِ علیہ کے وسیلے سے اِس شجرے میں اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہِ علیہ اِس طرح لکھتے ہیں:

مُرشدانِ چِشت کی سچی غلامی کر نصیب ؎ شہ معینُ الدّین چشتی باخُدا کے واسطے

(تاریخ وشرح شجرہ قادریہ برکاتیہ رضویہ، ص98)

مَنْقَبتِ حضرت خواجہ غریب نواز

اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہِ علیہ کے بھائی جان مولانا حسن رضا خان حسؔن رحمۃُ اللہِ علیہ نے سُلطان الہند، حضرتِ خواجہ معینُ الدِّین چشتی اجمیری رحمۃُ اللہِ علیہ کی منقبت میں 19 اشعار لکھے ہیں، اللہ پاک نے آپ کی اس منقبت کو قبولِ عام سے نوازا ہے، عوام وخواص میں یہ منقبت کافی ذوق وشوق سے پڑھی سنی جاتی ہے۔

خواجۂ ہند وہ دَربار ہے اَعلیٰ تیرا ؎ کبھی محروم نہیں مانگنے والا تیرا
مَے سر جوش در آغوش ہے شیشہ تیرا ؎ بیخودی چھائے نہ کیوں پی کے پیالہ تیرا
خُفتگانِ شبِ غفلت کو جگا دیتا ہے ؎ سالہا سال وہ راتوں کا نہ سونا تیرا
ہے تری ذات عَجَب بحرِ حقیقت پیارے ؎ کسی تیراک نے پایا نہ کنارا تیرا
جورِ پامالیٔ عالَم سے اِسے کیا مطلب ؎ خاک میں مل نہیں سکتا کبھی ذرّہ تیرا
کس قدر جوشِ تحیُّر کے عَیاں ہیں آثار ؎ نظر آیا مگر آئینہ کو تلوا تیرا
گلشنِ ہند ہے شاداب کلیجے ٹھنڈے ؎ واہ اے اَبرِ کرم زور برسنا تیرا
کیا مہک ہے کہ مُعطَّر ہے دِماغِ عالم ؎ تختۂ گلشنِ فردوس ہے روضہ تیرا
تیرے ذرّہ پہ مَعاصی کی گھٹا چھائی ہے ؎ اس طرف بھی کبھی اے مہر ہو جلوہ تیرا
تجھ میں ہیں تربیتِ خِضر کے پیدا آثار ؎ بَحر و بَر میں ہمیں ملتا ہے سہارا تیرا
پھر مجھے اپنا درِ پاک دکھا دے پیارے ؎ آنکھیں پُر نور ہوں پھر دیکھ کے جلوہ تیرا
ظِلِّ حق غوث پہ ہے غوث کا سایہ تجھ پر ؎ سایہ گُستَر سرِ خُدام پہ سایہ تیرا
تجھ کو بغداد سے حاصل ہوئی وہ شانِ رَفیع ؎ دَنگ رہ جاتے ہیں سب دیکھ کے رُتبہ تیرا

کیوں نہ بغداد میں جاری ہو ترا چشمۂ فیض بحرِ بغداد ہی کی نہر ہے دریا تیرا
کرسی ڈالی تِری تختِ شہِ جیلاں کے حضور کتنا اُونچا کیا اللہ نے پایا تیرا
رَشک ہوتا ہے غلاموں کو کہیں آقا سے کیوں کہوں رَشک وہ بدر ہے تلوا تیرا
بشر افضل ہیں مَلک سے تِری یوں مدح کروں نہ مَلک خاص بشر کرتے ہیں مُجرا تیرا
جب سے تو نے قدمِ غوث لیا ہے سر پر اَولیا سر پہ قدم لیتے ہیں شاہا تیرا
مُحیِ دیں غوث ہیں اور خواجہ مُعِینُ الدِّیں ہے
اے حسؔن کیوں نہ ہو محفوظ عقیدہ تیرا (ذوقِ نعت، ص 27، 29)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
اللّٰھم الیک اسناد الحمد ونہایۃ سلاسل الشکر صل علی حبلک
الموصول المتصل الغیر المنقطع ورسولک المرفوع بوصلک فوق کل [illegible]
وعلی آلہ وصحبہ خیر الصحب رواۃ علمہ وحملۃ [illegible]
الی ساحتہ الرحب وبعد فقد اجزت اخی فی اللہ المولوی السید
غلام علی الاجمیری ابن المولوی السید نور محمد بالسلسلۃ [illegible]
العالیۃ القادریۃ البرکاتیۃ والچشتیۃ النظامیۃ المبارکۃ واوصیہ بما
الجد فی طلب العلم ثم بصرف عمرہ فی حمایۃ السنن واعانۃ اربابھا ونکایۃ [illegible]
واہانۃ اصحابھا لاسیما الدیابنۃ فانھم الفراعنۃ والقادیانیۃ
فانھما اخبث الطوائف الشیطانیۃ اعاذنا اللہ وایاہ والمسلمین
من شرورھما وشرور اولی الشر اجمعین آمین وان لا ینسانی
الصالح ولعلی [illegible] ان شاء اللہ العزیز الغافر وکان ذا
[illegible] یوم الجمعۃ المبارکۃ ۱۳۳۹ [illegible]
الانبیاء علیہ وعلیھم افضل الصلاۃ والثناء [illegible]
اما السلسلۃ العلیۃ العالیۃ القادریۃ [illegible]
واما الچشتیۃ النظامیۃ فاجازنی بھا سیدی ومولائی ومرشدی
وذخری لیومی وغدی سیدنا الشاہ آل الرسول الاحمدی
رضی اللہ تعالی عنہ بالرضی السرمدی عن عمہ وشیخہ السید آل
الملقب بالحمدی میاں صاحب المارہروی عن ابیہ السید حمزہ عن ابیہ [illegible]
آل محمد عن ابیہ صاحب البرکات السید برکۃ اللہ عن ابیہ السید [illegible]
عن ابیہ السید عبد الجلیل عن ابیہ السید عبد الواحد [illegible] عن المخدوم
حسین عن [illegible] عن الشیخ سعد [illegible] عن الشیخ [illegible]
[illegible] عن السید [illegible] عن [illegible]

اعلیٰ حضرت کی ستّر سالہ قدیم تحریر اجمیر پاک میں

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا شریعت و طریقت کے [illegible] تجدید دین [illegible] [illegible] سلسلۂ [illegible] خلافت و اجازت [illegible] سلطان الہند حضرت خواجہ معین الدین چشتی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے آستانہ پاک کے مخدوم [illegible] حضرت مولانا سید [illegible] کو سلسلۂ عالیہ قادریہ چشتیہ نظامیہ کی سند خلافت و اجازت [illegible] نے اپنے دستِ مبارک سے تحریر فرمائی [illegible] تاریخی دستاویز کی حیثیت رکھتا ہے۔ [illegible]

عن السید نصیر الدین محمود چراغ دہلوی عن السید السلطان نظام الحق
والدین محمد البدایونی عن السید فرید الحق والدین گنجشکر عن السید قطب الحق
والدین بختیار الاوشی الکاکی عن السید الاجل سلطان الہند حبیب اللہ
وارث النبی معین الحق والدین حسن الچشتی السجزی الاجمیری رضی اللہ تعالٰی عنہ
الچشتی عن ابیہ الخواجہ ناصر الدین ابی یوسف بن محمد الچشتی عن خالہ
الخواجہ محمد بن ابی احمد الچشتی عن ابیہ الخواجہ ابی احمد الابدال الچشتی
عن الخواجہ ابی اسحٰق الشامی عن الخواجہ ممشاد علو الدینوری عن
الخواجہ ہبیرۃ البصری عن الخواجہ حذیفۃ المرعشی عن السلطان
ابراہیم بن ادہم البلخی عن الخواجہ فضیل بن عیاض عن الخواجہ عبد الواحد
بن زید عن الخواجہ حسن البصری عن امیر المومنین وامام المسلمین
سیدنا علی المرتضٰی کرم اللہ تعالٰی وجہہ عن سید المرسلین خاتم
النبیین احمد المجتبٰی محمد المصطفٰی صلی اللہ تعالٰی علیہ وعلیہم وسلم

قالہ بفمہ وامر برقمہ عبد المصطفٰی احمد رضا
القادری البرکاتی البریلوی عفی عنہ
بمحمد المصطفٰی النبی الامی صلی اللہ
تعالٰی علیہ وعلٰی آلہ وصحبہ
وبارک وسلم
آمین

(تذکرہ مشائخ قادریہ رضویہ، ص465،466)

اگلے ہفتے کا رسالہ

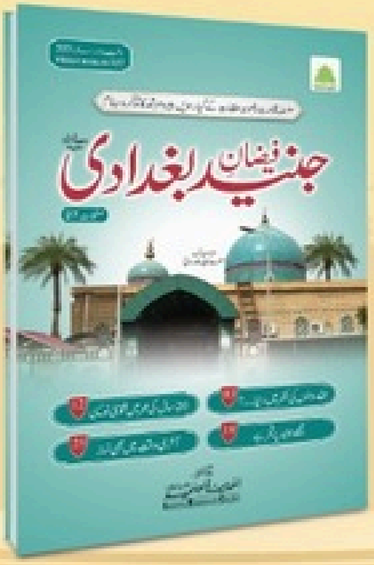

978-969-722-591-0

01082461

فیضانِ مدینہ، محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی کراچی

UAN +92 21 111 25 26 92   0313-1139278

www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net

feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net